بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال وجواب

امریکہ اور انڈونیشیا کے درمیان "میجر ڈیفنس کوآپریشن پارٹنرشپ" (MDCP)

(عربی سے ترجمہ)

سوال:

13 اپریل 2026 کو، امریکی وزیرِ دفاع اور انڈونیشیا کے وزیرِ دفاع نے امریکہ اور انڈونیشیا کے درمیان 'میجر ڈیفنس کوآپریشن پارٹنرشپ'(MDCP) کے قیام کا اعلان کیا۔ اس سے قبل، امریکی محکمہ دفاع کی ایک خفیہ دستاویز انڈونیشیا کی فضائی حدود سے امریکی طیاروں کی ہمہ گیر پروازوں (comprehensive overflights) کی اجازت دینے کے حوالے سے منظرِ عام پر آچکی تھی۔ اس معاہدے کا متن کیا ہے اور اس کے مضمرات کیا ہیں؟ انڈونیشیا کے امریکہ کے ساتھ تعلقات پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ اور انڈونیشیا کے چین کے ساتھ تعلقات پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

جواب:

اس معاملے کی وضاحت کے لیے، درج ذیل نکات کا جائزہ لیتے ہیں:

1- 13 اپریل 2026 کے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ، "امریکی وزیرِ جنگ اور انڈونیشیا کے وزیرِ دفاع، امریکہ اور انڈونیشیا کے درمیان 'میجر ڈیفنس کوآپریشن پارٹنرشپ'(MDCP) کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان علاقائی استحکام کو فروغ دینے میں انڈونیشیا کے اہم کردار کی عکاسی کرتا ہے اور دوطرفہ دفاعی تعلقات کی مضبوطی اور صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ 'ایم ڈی سی پی'(MDCP) کا مقصد دوطرفہ دفاعی تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے ایک رہنماء فریم ورک کے طور پر کام کرنا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ، دونوں ممالک ہند-بحرالکاہل (Indo-Pacific) خطے میں امن واستحکام برقرار رکھنے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔ ایم ڈی سی پی کے تین بنیادی ستون ہیں جن پر باہمی احترام اور قومی خود

مختاری کی بنیاد پر عمل درآمد کیا جائے گا: (1) فوجی جدید کاری اور استعدادِ کار میں اضافہ؛ (2) تربیت اور پیشہ ورانہ فوجی تعلیم؛ اور (3) مشقیں اور آپریشنل تعاون"۔

2-اس مشترکہ اعلامیے کے جاری ہونے سے دو دن قبل، 12 اپریل 2026 کو بھارتی اخبار 'سنڈے گارڈین' نے اپنی ویب سائٹ پر انکشاف کیا تھا کہ: "امریکی دفاعی محکمے کی ایک خفیہ دستاویز میں امریکی فوجی طیاروں کے لیے انڈونیشیا کی فضائی حدود تک بلا روک ٹوک رسائی حاصل کرنے کا منصوبہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ پیش رفت انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو اور ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان واشنگٹن میں فروری میں ہونے والی ملاقات کے بعد سامنے آئی ہے، جو انڈو پیسیفک خطے میں امریکہ کی آپریشنل رسائی کو وسعت دینے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ پرابوو نے 18 سے 20 فروری 2026 تک 'بورڈ آف پیس سمٹ' میں شرکت کے لیے واشنگٹن ڈی سی کا دورہ کیا تھا۔ ایک خفیہ امریکی دستاویز میں موجود تفصیلات کے مطابق، اس دورے کے دوران ٹرمپ کے ساتھ دو طرفہ ملاقات میں انہوں نے امریکی طیاروں کو انڈونیشیا کی فضائی حدود سے گزرنے کے لیے ہمہ گیر اجازت دینے کی تجویز منظور کی تھی۔" (سنڈے گارڈین، 12 اپریل 2026)۔

3۔اخبار نے خفیہ دستاویز کا حوالہ دیتے ہوئے مزید لکھا کہ، "اس عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے، امریکی وزارتِ جنگ نے 26 فروری کو انڈونیشیا کی وزارتِ دفاع کو ایک دستاویز ارسال کی جس کا عنوان 'امریکی پروازوں کو عملی جامہ پہنانا' (Operationalizing U.S. Overflight) تھا۔ اس دستاویز میں ایک باضابطہ مفاہمت کی تجویز دی گئی ہے جس کے تحت انڈونیشیا امریکی فوجی طیاروں کو ہنگامی آپریشنز، بحرانی صورتحال سے نمٹنے کے مشنوں اور باہمی طور پر طے شدہ فوجی مشقوں کے لیے اپنی فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت دے گا۔ متن میں درج ہے کہ اس انتظام کا مقصد یہ ہے کہ 'انڈونیشیا کی حکومت امریکی طیاروں کو ہنگامی آپریشنز، بحرانوں کے حل اور باہمی اتفاقِ رائے سے ہونے والی مشقوں سے متعلق سرگرمیوں کے لیے انڈونیشیا کی فضائی حدود سے بلا روک ٹوک گزرنے (blanket overflight) کی منظوری دے'۔ اس میں مزید یہ صراحت بھی کی گئی ہے کہ 'امریکی طیارے محض اطلاع دے کر براہِ راست گزر سکتے ہیں جب تک کہ امریکہ کی جانب سے اس سہولت کو غیر فعال کرنے کی دوسری اطلاع نہ دی جائے'؛ جس کا سادہ مطلب یہ ہے کہ ایک بار یہ طریقہ کار شروع ہو گیا تو مستقل رسائی حاصل رہے گی"۔

4۔پھر انڈونیشیا کے وسیع و عریض مجمع الجزائر (archipelago) سے متعلق ایک اور معاملہ ہے، جو مشرق سے مغرب تک 5,000 کلومیٹر سے زیادہ رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور بحرِ ہند و بحرِ الکاہل کے درمیان اہم فضائی راہداریوں پر مشتمل ہے۔

یہی وہ چیز ہے جو اس رسائی کو واشنگٹن کے لیے سٹریٹیجک طور پر انتہائی قیمتی بناتی ہے۔انڈونیشیا کی تمام فضائی حدود کی قانونی حیثیت ایک جیسی نہیں ہے۔ سمندروں کے قانون سے متعلق اقوامِ متحدہ کے کنونشن (UNCLOS) کی دفعہ 53 کے تحت، مخصوص کردہ 'جزائری سمندری گزرگاہوں' (ALKIs)—یعنی آبنائے سنڈا، آبنائے لومبوک-مکاسر، اور آرو سمندری گزرگاہ—میں بحری جہازوں اور طیاروں کے گزرنے کے مخصوص حقوق حاصل ہیں۔ انڈونیشیا ان حقوق کو معطل نہیں کر سکتا۔ تاہم، یہ تمام گزرگاہیں شمال سے جنوب کی طرف جاتی ہیں۔ دوسری جانب، گوام، فلپائن، آسٹریلیا یا ڈیاگو گارسیا کو ملانے والے امریکی آپریشنل راستے عموماً مشرق سے مغرب کی طرف جاتے ہیں۔ یہ راستے ایسی فضائی حدود سے گزرتے ہیں جو سنہ 2002 کے انڈونیشیائی قانون نمبر 37 کے مطابق ابھی تک کسی مخصوص کردہ جزائری گزرگاہ کا حصہ نہیں بنی ہیں۔ اس کنونشن (معاہدے) کا اصل خطرہ اسی بات میں پوشیدہ ہے! یہ ان مشرقی-مغربی راہداریوں تک رسائی کی اجازت دے دیتا ہے جن میں امریکہ طویل عرصے سے دلچسپی رکھتا ہے، جیسا کہ امریکی محکمہ خارجہ نے اپنی 2014 کی رپورٹ "سمندروں کی حدود" (The Limits in the Seas) میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ بین الاقوامی قانون کے تحت ان راہداریوں کو کھلا ہونا چاہیے۔

5۔ مزید یہ کہ، "بحرانی صورتحال سے نمٹنے" (crisis response) کی اصطلاح اتنی وسیع ہے کہ اس میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد اور حملے کی پہل (strike initiative) دونوں شامل ہو سکتے ہیں۔ "ہنگامی آپریشنز" (Emergency operations) کا مطلب قدرتی آفات میں امدادی سرگرمیوں کی ہم آہنگی سے لے کر بحیرہ جنوبی چین یا اس سے آگے کے فوجی آپریشنز تک کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

لہٰذا، ہمہ گیر رسائی یا "ہمہ گیر فضائی گزرگاہ" (comprehensive overflight) کے نظام کے تحت، انڈونیشیا انفرادی بنیادوں پر ان آپریشنز کے درمیان مؤثر طریقے سے فرق نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی امریکی طیارہ کسی تیسرے ملک کے خلاف فوجی آپریشن کے لیے انڈونیشیا کی فضائی حدود استعمال کرتا ہے، تو جکارتہ کی نیت یا پیشگی اطلاع سے قطع نظر، انڈونیشیا ایک سہولت کار بن جائے گا۔ وہ تیسرا ملک انڈونیشیا کے ارادوں اور معاہدے کی تفصیلات کو نظرانداز کر دے گا اور انڈونیشیائی سرزمین کو محض امریکی افواج کے لیے ایک گزرگاہ (transit corridor) تصور کرے گا۔

6- اس خفیہ دستاویز اور امریکہ-انڈونیشیا دفاعی تعاون کے معاہدے پر چین کے موقف کے حوالے سے، چینی پیپلز لبریشن آرمی سے منسلک سرکاری میڈیا ادارے "گلوبل ٹائمز" نے اپنے 'ایکس' اکاؤنٹ پر پوسٹ کیا: "جب چینی وزارتِ خارجہ

کے ترجمان گو جیا کیا نگ سے انڈونیشیا کی جانب سے امریکی فوج کو اپنی سرزمین پر پرواز کی اجازت دینے کی تجویز اور واشنگٹن وجکارتہ کے فوجی تعلقات پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا، تو انہوں نے جمعہ 17 اپریل 2026 کو بیان دیا کہ 'آسیان چارٹر اور جنوب مشرقی ایشیا میں دوستی اور تعاون کا معاہدہ واضح طور پر کہتا ہے کہ رکن ممالک علاقائی امن، سلامتی اور خوشحالی کو فروغ دینے کی مشترکہ ذمہ داری رکھتے ہیں، اور وہ ایسی کسی بھی پالیسی یا سرگرمی میں شامل نہیں ہو سکتے، جس میں اپنی سرزمین کا استعمال بھی شامل ہے، جو رکن ممالک کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کے لیے خطرہ بنے'"۔ گو نے مزید کہا کہ "ہمارا پختہ یقین ہے کہ ممالک کے درمیان دفاعی اور حفاظتی تعاون کسی تیسرے فریق کے مفادات کو نشانہ بنانے یا اسے نقصان پہنچانے والا نہیں ہونا چاہیے، اور نہ ہی اسے علاقائی امن واستحکام پر اثر انداز ہونا چاہیے"۔

7۔ بحر ہند-بحر الکاہل (انڈو پیسیفک) خطے میں جاپان، جنوبی کوریا، فلپائن، تھائی لینڈ اور آسٹریلیا کے امریکہ کے ساتھ باہمی دفاعی معاہدے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی حملے کی صورت میں امریکہ اپنے شراکت دار کا دفاع کرنے کا پابند ہے۔ دریں اثنا، سنگاپور جنوب مشرقی ایشیا میں واشنگٹن کے قریبی ترین سیکیورٹی شراکت داروں میں سے ایک ہے، اگرچہ وہ باضابطہ طور پر کوئی دفاعی معاہدہ کرنے والا حلیف نہیں ہے۔ 2005 کے اسٹریٹجک فریم ورک معاہدے کے تحت، امریکہ نے سنگاپور کو ایک بڑے سیکیورٹی تعاون کے شراکت دار کے طور پر تسلیم کیا۔ بعد ازاں سنگاپور اور امریکہ نے 2015 میں ایک 'توسیع شدہ مشترکہ دفاعی تعاون کے معاہدے' پر دستخط کیے، جس میں بائیو سیکیورٹی، سائبر سیکیورٹی، انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد، آفات میں ریلیف اور تزویراتی رابطوں کے شعبوں میں تعاون کی وضاحت کی گئی ہے (ایشیا نیوز چینل، 20 اپریل 2026)۔

8۔ ایم ڈی سی پی (MDCP) معاہدے کا باریک بینی سے جائزہ لینے پر درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

الف: یہ معاہدہ امریکہ کے لیے بحری شعبے میں اپنی مداخلت بڑھانے اور آبنائے ملاکا پر اپنا کنٹرول مضبوط کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے، جو انڈونیشیا کو اس کے پڑوسی ممالک بالخصوص ملائیشیا اور سنگاپور سے ملانے والی ایک اہم آبی گزرگاہ ہے۔ اس کا مطلب عالمی تجارت اور توانائی کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل بحری گزرگاہ، آبنائے ملاکا، پر امریکی کنٹرول کا مزید بڑھ جانا ہے۔ ضمناً یہ بھی واضح رہے کہ آبنائے ملاکا چین، جاپان اور جنوبی کوریا کے لیے توانائی کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چین کی خام تیل اور گیس کی زیادہ تر درآمدات انڈونیشیا، ملائیشیا اور سنگاپور کے درمیان اسی تنگ

گزرگاہ سے ہو کر گزرتی ہیں۔ امریکہ نے حال ہی میں اس خلا کو پُر کرنے کے لیے تیزی سے قدم اٹھائے ہیں، اور یہ کوئی اتفاق نہیں ہے کہ یہ سب کچھ ٹرمپ انتظامیہ کے دور میں ہوا ہے۔

ب: یہ معاہدہ انڈونیشیا میں امریکی فوجی اثاثوں، بالخصوص جنگی جہازوں کی مرمت، دیکھ بھال اور اوور ہالنگ کے لیے ایک ہمہ گیر سہولت فراہم کرنے، یا اس کے قیام کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ایم ڈی سی پی (MDCP) کا مشترکہ بیان آپریشنل تیاریوں کو بہتر بنانے کے لیے دیکھ بھال، مرمت اور اوور ہالنگ کے شعبوں میں تعاون کی شرط عائد کرتا ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ امریکہ نے اس سے قبل شمالی سلاویسی کے علاقے بیتونگ (Betung) میں اپنے جنگی جہازوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لیے ایک بحری اڈہ قائم کرنے میں دلچسپی ظاہر کی تھی۔

ج: یہ معاہدہ انفرادی بنیادوں پر اجازت نامے (پرمٹ) جاری کرنے کے بجائے محض "اطلاع دینے" کا نظام قائم کرتا ہے، جس سے امریکی فوجی دستوں کی نقل و حرکت پر طریقہ کار کی پابندیاں نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہیں۔ یہ معاہدہ ہم آہنگی کے طریقہ کار کی بھی وضاحت کرتا ہے، جس میں امریکی پیسیفک ایئر فورسز اور انڈونیشیا کے فضائی آپریشنز سینٹرز کے درمیان ایک براہِ راست ہاٹ لائن کے ساتھ ساتھ متوازی سفارتی اور فوجی مواصلاتی ذرائع بھی شامل ہیں۔ انفرادی اجازت کے بغیر فضائی گزرگاہ کے لیے صرف اطلاع دینے کا یہ نظام انڈونیشیا کی فضائی حدود سے امریکی فوجی طیاروں کے ہموار اور بروقت گزرنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام امریکی طیاروں کے لیے انڈونیشیا کی فضائی حدود کے ذریعے چین اور تائیوان تک پہنچنے، اور پھر وہاں سے فلپائن اور جاپان جانے کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

د- یہ معاہدہ اس سال کے دوران انڈونیشیا اور امریکہ کے درمیان تعلقات میں ہونے والی پیش رفت کی طرف اشارہ کرتا ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

پہلا: ٹرمپ کے زیرِ صدارت امریکی قیادت میں قائم ہونے والی 'پیس کونسل' (امن کونسل) میں انڈونیشیا کی شرکت: "انڈونیشیا نے غزہ میں امن مشن کے لیے 8,000 فوجیوں کی تیاری کا اعلان کر دیا ہے... انڈونیشیا پہلا ملک ہے جس نے غزہ کے لیے ٹرمپ کی جانب سے شروع کردہ 'پیس کونسل' اقدام کے تحت باضابطہ طور پر اپنی افواج بھیجنے کا عزم کیا ہے، جہاں دو سال کی تباہ کن جنگ کے بعد 10 اکتوبر سے اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی برقرار ہے"۔ [آر ٹی، 16 فروری 2026]

دوسرا: اسی مہینے میں امریکہ اور انڈونیشیا کے درمیان ایک باہمی تجارتی معاہدہ طے پایا: "انڈونیشیا اور امریکہ نے ایک تجارتی معاہدہ مکمل کیا جس کا مقصد انڈونیشیائی اشیاء پر امریکی ٹیرف کو 32 فیصد سے کم کر کے 19 فیصد کرنا ہے۔ جکارتہ کو اس کی اہم ترین برآمدی مصنوعات، یعنی پام آئل سمیت دیگر متعدد اشیاء پر بھی ٹیرف میں چھوٹ ملی ہے۔ مہینوں کے مذاکرات کے بعد واشنگٹن میں انڈونیشیا کے وزیرِ معیشت ایرلانگا ہارتارتو اور امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریئر نے اس معاہدے پر دستخط کیے۔ اس کے بدلے میں، انڈونیشیا تمام شعبوں میں اکثر امریکی مصنوعات پر سے ٹیرف ختم کر دے گا۔ جکارتہ نے ان غیر ملکی کمپنیوں کے خلاف اقدامات کرنے پر اتفاق کیا ہے جو امریکی تجارتی مفادات کو نقصان پہنچاتی ہیں، اور امریکی کمپنیوں کے تعاون سے اہم معدنیات اور توانائی کے وسائل میں امریکی سرمایہ کاری میں سہولت فراہم کرنے پر بھی اتفاق کیا تاکہ 'نایاب زمینی عناصر' (rare earth elements) کے شعبے کی ترقی کو تیز کیا جا سکے۔ صدر پرابووو اس معاہدے کو حتمی شکل دینے اور 'امریکہ-انڈونیشیا پیس کونسل' کے رہنماؤں کے پہلے اجلاس میں شرکت کے لیے واشنگٹن روانہ ہوئے۔ انہوں نے اور صدر ٹرمپ نے ایک دستاویز پر دستخط کیے جس کا عنوان 'امریکہ-انڈونیشیا اتحاد کے لیے ایک نئے سنہری دور کی جانب معاہدے کا نفاذ' تھا، جس کے بارے میں وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ اس سے دونوں ممالک کی معاشی سلامتی اور ترقی میں اضافہ ہوگا"۔ [الشرق الاوسط، 20 فروری 2026]

تیسرا: بھارتی اخبار 'دی سنڈے گارڈین' نے 12 اپریل 2026 کو اپنی ویب سائٹ پر انکشاف کیا کہ "امریکہ کی ایک خفیہ دفاعی دستاویز انڈونیشیا کی فضائی حدود کے ذریعے امریکی فوجی طیاروں کے لیے بلا روک ٹوک رسائی (blanket overflight access) حاصل کرنے کا منصوبہ پیش کرتی ہے، جو فروری میں انڈونیشیا کے صدر پرابووو سوبیانتو اور ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان واشنگٹن میں ہونے والی ملاقات کے بعد سامنے آیا ہے، اور یہ ہند-بحرالکاہل میں امریکہ کی آپریشنل رسائی کو وسعت دینے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ پرابوو نے 18 سے 20 فروری 2026 تک 'پیس کونسل سمٹ' میں شرکت کے لیے واشنگٹن ڈی سی کا دورہ کیا تھا۔ ایک خفیہ امریکی دستاویز میں درج تفصیلات کے مطابق، اس دورے کے دوران انہوں نے ٹرمپ کے ساتھ ایک دوطرفہ ملاقات میں انڈونیشیا کی فضائی حدود سے امریکی طیاروں کو بلا روک ٹوک گزرنے کی منظوری دینے کی تجویز پر اتفاق کیا تھا"۔ (دی سنڈے گارڈین، 12 اپریل 2026)

چوتھا: ایم ڈی سی پی (MDCP) معاہدے پر دستخط، جس کی وضاحت ہم اوپر کر چکے ہیں، اور 13 اپریل 2026 کو اس کے مشترکہ بیان میں کہا گیا: "امریکی وزیرِ جنگ اور انڈونیشیا کے وزیرِ دفاع نے امریکہ اور انڈونیشیا کے درمیان 'میجر ڈیفنس

کوآپریشن پارٹنرشپ' (MDCP) کے قیام کا اعلان کیا ہے... ایم ڈی سی پی کے تین بنیادی ستون ہیں جن پر باہمی احترام اور قومی خود مختاری کی بنیاد پر عمل درآمد کیا جائے گا: (1) فوجی جدید کاری اور استعدادِ کار میں اضافہ؛ (2) تربیت اور پیشہ ورانہ فوجی تعلیم؛ اور (3) مشقیں اور آپریشنل تعاون"۔

یہ چار نکات انڈونیشیا اور امریکہ کے درمیان تعلقات کی اصل حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں۔ یہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں جو کتاب "سیاسی تصورات - مسئلہ مشرقِ بعید" کے عربی زبان کے صفحات 158-159 پر بیان کی گئی ہے، جہاں لکھا ہے: "انڈونیشیا سے ہالینڈ کو نکالنے میں کامیابی کے بعد امریکہ نے اس کی جگہ لینے کی کوشش کی۔ تاہم، انڈونیشیائی عوام نے کئی سالوں تک مزاحمت کی اور اس بات کو مسترد کر دیا کہ وہ ایک قسم کے استعمار کو نکال کر دوسرے کی غلامی اختیار کر لیں۔ پھر امریکہ نے انڈونیشیا کے لیے رکاوٹیں پیدا کرنا اور اس کے خلاف انقلابات بھڑکانا شروع کر دیے۔ ان دباؤ کے نتیجے میں، انڈونیشیا کے حکمران مغلوب ہو گئے اور انہوں نے امریکی قرضے اور فوجی امداد قبول کر لی۔ اس طرح، سوکارنو کے دور سے ہی انڈونیشیا امریکی اثر و رسوخ کے زیرِ اثر آ گیا اور امریکہ کی ایک طفیلی ریاست بن گیا۔ امریکہ نے اس پر اپنا کنٹرول حاصل کر لیا، خاص طور پر فوج اور ملک کی معیشت پر، اور یہ صورتحال آج تک جاری ہے"۔ ہم نے پہلے بھی موجودہ صدر کے انتخاب کے بعد، 11 نومبر 2024 کو ایک سوال کے جواب میں کہا تھا: "مذکورہ بالا باتوں پر غور کرنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انڈونیشیا کے نئے صدر پرابوو، 20 مارچ 2024 کو انتخابات میں اپنی کامیابی کے اعلان سے لے کر 20 اکتوبر 2024 کو اپنے منصب سنبھالنے تک، اور اس کے بعد بھی... اپنے پیشروؤں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں، اور وہ امریکہ کے ساتھ مزید وابستہ ہو گئے ہیں، اور وہاں آج بھی امریکہ کا اثر و رسوخ ہی سب سے زیادہ طاقتور ہے!!"۔ اس طرح انڈونیشیا امریکی اثر و رسوخ کے سامنے ایک تابعدار ملک بن چکا ہے... حالانکہ انڈونیشیا اپنے محلِ وقوع اور آبادی کے لحاظ سے ایک بڑا ملک ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلامِ عظیم اس کی سرزمین میں رچا بسا ہے۔ انڈونیشیا خلافتِ راشدہ کے قیام کے ذریعے زندگی کے تمام شعبوں میں اسلام نافذ کر کے اپنی سرزمین سے خیر و بھلائی پھیلاتے ہوئے پوری دنیا پر اثر انداز ہو سکتا ہے... اور اس طرح اللہ کے عظیم شرعی فریضے کو پورا کر کے رب العالمین کو خوش کر سکتا ہے۔ اس کے بغیر، انڈونیشیا کا نظام امریکہ کا قیدی، اس کا تابع، اس کے احکامات ماننے والا اور اس کے منع کردہ کاموں سے رکنے والا ہی رہے گا، اور یوں وہ دنیا اور آخرت دونوں میں خسارے کا سودا کرے گا، اور یہی تو کھلا نقصان ہے۔

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾ "بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جس کا دل (زندہ) ہو یا جو پوری توجہ سے کان لگائے اور وہ حاضرِ (دماغ) ہو"۔ (سورہ ق، آیت: 37)

14 ذوالقعدہ 1447 ہجری

1 مئی 2026 عیسوی